حکمت علوی

نہج البلاغہ (حصہ سوئم)

سعی واہتمام

اسلامک تھاٹ قم

نام کتاب : حکمت علوی
سعی واہتمام : اسلامک تھاٹ، قم
پہلا ایڈیشن : ۱۴۳۱ ق مطابق: ۲۰۱۰ء
تعداد : ۳۰۰۰

کتاب ملنے کا ایڈرس

Islamic Thought: P.O.Box 533, Peterborough, PE1 5FW, UK.

Web: www.islamicthought.co.uk

Email: maulana@islamicthought.co.uk

Web:www.Babolilm.com

Email:Info@Babolilm.com

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة و السلام على سيد الانبياء والمرسلين و آله الطاهرين المعصومين

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ولی، سید الانبیاء حضرتِ محمد مصطفیؐ کے وصی، امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے کلام کے بکھرے ہوئے موتیوں کے ایک حصے کو چوتھی صدی ہجری میں سید رضیؒ نے جمع کیا اور اس مجموعہ کا نام نہج البلاغہ رکھا۔

سید رضیؒ کا پورا نام محمد بن حسین الموسوی الشریف ہے اور آپ کی شہرت سید رضی سے ہے۔ آپ ۳۵۹ ھجری کو بغداد میں پیدا ہوئے اور ۶ محرم ۴۰۶ ھجری کو ۴۷ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ فرمایا۔ سید رضی شیخ مفیدؒ کے شاگرد ہیں اور شیخ طوسیؒ کے استاد ہیں۔

سید رضیؒ نے کس اخلاص سے قلم اٹھایا کہ ان کے اس مجموعہ کو وہ مقام ملا کہ بعد از قرآن شاید ہی کسی کتاب کو ملا ہو۔

نہج البلاغہ کو سید رضیؒ نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ خطبات پر مبنی ہے جس میں

۲۳۸ خطبات ہیں اور دوسرے حصے میں خطوط اور وصیتیں درج ہیں جن کی تعداد ۷۹ ہے اور تیسرے حصے میں مختصر فرامین جمع کئے گئے ہیں جن کی تعداد ۴۸۰ ہے۔

نہج البلاغہ کی اہمیت وعظمت اور قدر و منزلت کیا ہے اس کے لئے درجنوں کتابیں اور سینکڑوں مقالے لکھے جا چکے ہیں، نہج البلاغہ کے مفاہیم کو بیان کرنے کے لئے اس کی کئی شرحیں لکھی جا چکی ہیں اور کئی ادارے اس مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ نہج البلاغہ کے مقام کے بیان کے لئے میں اپنے استادِ محترم آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانیؒ کا ایک جملہ بیان کرنا سمجھتا ہوں وہ فرماتے ہیں ''نہج البلاغہ امیر المومنینؑ کا کلام ہے'' اب بشریت امیر المومنینؑ کی باقی صفات کو کب سمجھ سکی ہے کہ وہ امامؑ کے کلام کو سمجھ سکے گی۔ البتہ امیر المومنینؑ کے کلام ہی سے ایک سہارا ملا ہے کہ امام فرماتے ہیں ''انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے'' (کلمات قصار نمبر ۱۴۸) یعنی انسان کی پہچان اس کے کلام اور گفتگو سے ہوتی ہے اس کے خیالات وجذبات کا کا اندازہ اس کی تحریروں اور تقریروں سے کیا جا سکتا ہے۔ جب اس کی زبان کھلتی ہے تو اس کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں۔ ایک اور مقام پر امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ''بات کرو تا کہ پہچانے جاؤ۔ کیونکہ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے''۔ (کلمات قصار ۳۹۲)

نہج البلاغہ کلام امیر المومنینؑ ہے اس کلام سے امامؑ کی باقی صفات کی بھی پہچان ہو گی گویا کلام علی علیہ السلام سے صفات وفضائل امام علیہ السلام سے بھی آشنائی ہو گی۔

نہج البلاغہ کی شرح لکھنے والے عظیم مفکر علامہ محمد تقی جعفریؒ کے بقول علی علیہ السلام سے ہی علی علیہ السلام کا تعارف ہو گا۔

ہم مثلاً جب صفات وکمالات علوی کو پڑھتے یا لکھتے ہیں تو ہماری نگاہوں میں امیر المومنینؑ کی سب سے بڑی صفت یہ دکھائی دیتی ہے کہ آپ بہت بڑے عابد خدا ہیں مگر وہ کیسی عبادت ہے جو امامؑ انجام دیتے ہیں یہ امامؑ خود ہی بتا سکتے ہیں کہ میری عبادت اور عام بندوں کی عبادت میں فرق کیا ہے۔عبادت کی اقسام بیان کرتے ہوئے امامؑ فرماتے ہیں'' ایک جماعت نے اللہ کی عبادت ثواب کی رغبت وخواہش کے پیش نظر کی یہ تاجروں والی عبادت ہے اور ایک جماعت نے عبادت خوف کی وجہ سے کی اُس کی یہ عبادت غلاموں کی عبادت ہے اور ایک جماعت نے از روئے شکر عبادت کی ،یہ آزادوں کی عبادت ہے۔'' (کلمات قصار۲۳۷)

امیر المومنینؑ کی دوسری بڑی صفت جو امامؑ کو زمانے بھر سے بلند کئے ہوئے ہے وہ آپ کی اطاعت رسول خدا ہے۔اب ابو طالب علیہ السلام کا بیٹا مصطفیؐ کا کتنا مطیع و فرمان بردار ہے یہ بھی امامؑ خود ہی بہتر بتا سکتے ہیں ۔اس اطاعت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''پیغمبر اکرمؐ کے وہ اصحاب جو احکام شریعت کے امین ٹھہرائے گئے تھے اِس بات سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ میں نے کبھی ایک آن کے لئے بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ کے احکام سے سرتابی نہیں کی اور میں نے جوانمردی کے بل بوتے پر کہ جس سے اللہ نے مجھے سرفراز کیا ہے پیغمبرؐ کی دل و جان سے ان موقعوں پر مدد کی جن موقعوں سے بہادر بھاگ کھڑے ہوتے تھے اور قدم آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے ہٹ جاتے تھے''۔(خطبہ۱۹۵)

امیر المومنینؑ کی تیسری فضیلت جسے پیغمبر اکرمؐ نے بارہا اور خود امام نے کئی موقع پر اپنی

فضیلت کے طور پر پیش کیا وہ قرآن اور امام کا ساتھ ہے۔ امامؑ فرماتے ہیں

''میں ہی وہ حق پرست ہوں جس کی پیروی کی جانی چاہئے اور کتاب خدا میرے ساتھ ہے اور جب سے میرا اس کا ساتھ ہوا ہے میں اُس سے الگ نہیں ہوا''۔ (خطبہ ۱۲۰)

امیر المومنینؑ کی چوتھی صفت جو امامؑ کو امامت کے مقام تک پہنچاتی ہے وہ امامؑ کا علم ہے اور بالخصوص علم القرآن اس کے متعلق امامؑ فرماتے ہیں ''کہاں ہیں وہ لوگ کہ جو جھوٹ بولتے ہوئے اور ہم پر ستم روا رکھتے ہوئے یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ راسخون فی العلم ہیں نہ کہ ہم۔ چونکہ اللہ نے ہم کو بلند کیا اور انہیں گرایا ہے اور ہمیں منصب امامت دیا ہے اور انہیں محروم رکھا ہے اور ہمیں منزل علم میں رکھا ہے اور انہیں دور کیا ہے'' (خطبہ ۱۴۲)

امیر المومنینؑ اپنی پانچویں صفت کے طور پر جس شے کا ذکر فرماتے ہیں وہ امامؑ کی شجاعت ہے جس کو دوست دشمن سب بیان کرتے ہیں مگر امامؑ اپنی اس فضیلت کو یوں پیش فرماتے ہیں ''مجھے رسولؐ سے وہی نسبت ہے جو ایک ہی جڑ سے پھوٹنے والی دو شاخوں کو ایک دوسرے سے اور کلائی کو بازو سے ہوتی ہے۔ خدا کی قسم اگر تمام عرب ایک ہو کر مجھ سے لڑنا چاہیں تو میدان چھوڑ کر پیٹھ نہ دکھاؤں گا اور موقع پاتے ہی ان کی گردنیں دبوچ لینے کے لئے لپک کر آگے بڑھوں گا''۔ (خط ۴۵)

ہم یہاں صفات امیر المومنینؑ علی علیہ السلام نہیں گنوانا چاہتے اس لئے کہ خود امامؑ خط ۲۸ میں ان صفات کو الٰہی نعمات قرار دیتے ہیں اور جب یہ صفات و فضائل نعماتِ الٰہی ہیں تو خود اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ میری نعمتوں کو گنا نہیں جا سکتا ہم اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کلامِ علی علیہ السلام کو پہچانیں ہمیں چاہئے کہ نہج البلاغہ کے نام سے سید رضیؒ نے موتیوں کی

جو مالا بنائی ہے اور اسے ہمارے سپرد کیا ہے اسے اپنے سینوں کی زینت بنائیں اس کلام کے ذریعہ امیر المومنینؑ کی کسی حد تک پہچان ہوگی۔ خود اس کلام کی عظمت جنابِ امیر المومنینؑ کے ان جملوں سے درک کیجئے۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں

''آج میں نے اپنی خاموش زبان کو جس میں بڑی بیان کی قوّت ہے، گویا کیا''۔ (خطبہ۴) اور ایک موقعہ پر اپنے کلام کی عظمت کے بیان میں فرماتے ہیں'' ہم (اہلبیت) اقلیم سخن کے امیر ہیں۔ کلام ہمارے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے اور اسکی شاخیں ہم پر جھکی ہوئی ہیں''۔ (خطبہ۲۳۰)

اس کلام کی بلندیوں کے بیان میں اہلسنت کے مشہور عالم دین ابن ابی الحدید المعتزلی جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں بیس جلدوں پر مبنی نہج البلاغہ کی شرح لکھی ہے فرماتے ہیں'' اگر علیؑ میدان جنگ میں شجاعت کی بات کرتے ہیں تو دور جاہلیت کے نامی گرامی بہادر بسطام، عتیبہ اور عامر بن الطفیل بھول جاتے ہیں اور اگر حکمت و موعظہ بیان فرماتے ہیں تو سقراط و یوحنا اور مسیح کی یاد تازہ ہو جاتی ہے''۔

اس کلام کے خالق کا نام ہے علیؑ اور اس کے کلام کو جمع کر کے اور نہج البلاغہ کا نام دے کر نام پیدا کرنے والی شخصیت اور علی علیہ السلام کے محبوں پر احسان کرنے والی ذات ہیں سید رضیؒ۔

نہج البلاغہ آیاتِ قرآن کی تفسیر ہے۔
نہج البلاغہ سے قرآن مجید کے بطون کو درک کرنے کا سلیقہ ملتا ہے۔
نہج البلاغہ سے حقیقی توحید ملتی ہے۔

نہج البلاغہ مدینۃ العلم حضرت محمد مصطفیؐ تک پہنچنے کی راہ ہے۔
نہج البلاغہ سے رُخ ملکوتی علیؑ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔
نہج البلاغہ انسان سازی کے اصولوں کا مأخذ ہے۔
نہج البلاغہ زندگی کے قوانین کا مجموعہ ہے۔
نہج البلاغہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ حاصل ہوتا ہے۔
نہج البلاغہ سے عادلانہ حکومت کرنے کا ڈھنگ میسر ہوتا ہے۔

نہج البلاغہ پر فقط شیعہ علماء ہی نے کام نہیں کیا بلکہ اہلسنت علماء نے بھی باب العلم کے دروازے پر دستک دی اور نہج البلاغہ کی اب تک لکھی جانے والی درجنوں شرحوں میں سے سب سے زیادہ مشہور شرح سنی عالم ابن ابی الحدید المعتزلی ہی کی ہے۔ مصر کے مشہور عالم اور مفسر قرآن شیخ محمد عبدہ نے نہج البلاغہ کی مختصر سی شرح لکھی اور اسے چھپوا کر مصر ہی نہیں دنیا بھر میں نہج البلاغہ کا خوب تعارف کرایا۔ پاکستان کے اس وقت کے ایک مشہور سنی عالم ڈاکٹر طاہر القادری اپنے درس نہج البلاغہ میں ملک بھر کے دینی مدارس کو تجویز دیتے ہیں کہ نہج البلاغہ کو مدارس کے نصاب میں شامل ہونا چاہئے۔

مسلمانوں کے علاوہ علم دوست غیر مسلموں نے بھی نہج البلاغہ کو پڑھا اور اس کی عظمت کا برملا اقرار کیا۔ لبنان کے مشہور عیسائی مصنف جورج جرداق نے تو نہج البلاغہ پر کتاب لکھی اور وہاں لکھتے ہیں میں نے نہج البلاغہ کو دوسو بار پڑھا ہے۔

نہج البلاغہ کی تاریخی، ادبی، اخلاقی اور فصاحت و بلاغت کے حوالوں سے بیان کی گئی اہمیت و عظمت پر مبنی اردو میں لکھی گئی بہترین تحریر کے لئے علامہ سید علی نقی نقن صاحب

مرحوم کے اس مقدمہ کو پڑھا جائے جو آپ نے علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم کے ترجمۂ نہج البلاغہ کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے۔

اسلامک تھاٹ کے مخلص و فعال ممبران چند سالوں سے اِس کوشش میں ہیں کہ امیر کلام کے اِس کلام کو غربت کے پردوں سے باہر لا کر توحید کے پرستاروں اور رسولؐ کے حبداروں، موحدوں اور متقیوں تک پہنچائیں اور اس راہ میں علماء نے جو محنتیں کی ہیں اس سے قوم کو آگاہ کریں۔

اس مقصد کے لئے کئی قدم اٹھائے گئے ہیں اور اس وقت آپ کی خدمت میں مولی الموحدین امام المتقین امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے فرامین کے مجموعے نہج البلاغہ کے آخری حصے ''کلمات قصار'' کو الگ کتاب کی صورت میں حکمت علوی کے نام سے پیش کر رہے ہیں۔

نہج البلاغہ کا تیسرا حصہ حکمت علوی کے عنوان سے آپ کے پیش خدمت ہے اس حصے کو الگ چھپوایا گیا ہے تاکہ لوگ آسانی سے اس کا مطالعہ کر سکیں، ایک دوسرے کو یہ کتاب ہدیہ کے طور پر پیش کر سکیں اور ان مختصر اقوال کے ذریعہ امام علیہ السلام کے کلام سے انس پیدا ہو اور پورے نہج البلاغہ کے مطالعہ کا شوق بیدار ہو۔

ہم نے اس کتاب میں علامہ مفتی جعفر حسین مرحوم کے ترجمہ کو پیش نظر رکھا ہے، جو حضرات مکمل نہج البلاغہ کا مطالعہ کرنا چاہیں وہ مفتی صاحب کے ترجمہ یا چند اور تراجم بھی موجود ہیں ان کی طرف رجوع کریں۔

ہم جو اپنے آپ کو امیر المؤمنین علی علیہ السلام کا شیعہ اور محبّ کہتے ہیں ہمارا فرض بنتا

ہے کہ اپنے امام کے پیغام کو قوم کے ہر ہر گھر اور ایک ایک فرد تک پہنچائیں، بیان سے بھی یہ پیغام پہنچائیں تحریر سے بھی یہ پیغامات پھیلائیں اور بالخصوص خطباء و ذاکرین اپنی تقاریر کو ان بیانات امام سے مزین فرمائیں، ہمارے عمل میں بھی ان فرامین کی جھلک نظر آنی چاہئے۔

آج کئی اطراف سے شیعہ عقائد پر حملات کی یلغار ہے اور سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ کا عقیدہ توحید کمزور ہے ہمیں امیر المؤمنینؑ کے کلام سے دنیا کو توحید کی حقیقت بتانی ہے، ہمیں اپنے آپ کو رنگِ علوی میں ڈھال کر دنیا والوں کو یہ بتانا ہے کہ اگر کوئی علی علیہ السلام سے توحید لے گا تو پھر اسے دل کی آنکھوں سے زمین کے چپے چپے پر، آسمان کے کونے کونے میں ،جسم کے ہر ہر عضو میں اور دنیا کی ایک ایک چیز میں توحید کے جلوے نظر آئیں گے۔ علیؑ کبھی کھجور کے درخت کو سامنے رکھ کر توحید سمجھاتے ہیں، کبھی چیونٹی اور مکڑی کے وجود سے وجود رب ثابت کرتے ہیں اور کبھی مور کے رنگوں میں سے اس خالق کے پتے سمجھاتے ہیں۔

نہج البلاغہ کا پہلا خطبہ ہو یا خطبہ اشباح ،خطبوں کے اندر کے جملات ہوں یا خطبہ ۱۸۴ کی طرح کے پورے پورے خطبے، جب امیر المؤمنین صفات الٰہی اور جلال و جمال خداوندی بیان فرماتے ہیں تو پڑھنے والا احساس کرتا ہے کہ اسے پر و بال مل گئے ہیں اور وہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہے اور فکر انسانی کی معراج پر پہنچ گیا ہے اور توحید کے اسباق گویا خود باب العلم علی علیہ السلام سے سن رہا ہے۔

آیئے خداوندِ متعال سے التجا کریں!

اے علیؑ کے معبود اللہ ہمارے ہاتھوں کو وہ طاقت عطا فرما کہ کلام علیؑ کو دامن علیؑ سمجھ کر مضبوطی سے تھامے رہیں اور مالک اشترؒ کی طرح زہر کھا کر بھی خود گرتے رہیں مگر کلام علی کو زمین گیر نہ ہونے دیں۔

اے علیؑ کے رب ہمارے کانوں کو توفیق دے کہ علیؑ کی صداؤں کو سن سکیں اور ہماری زبانوں کو جرآت بخش کہ میثم تمارؒ کی طرح پیغام علیؑ دوسروں تک بھی پہنچا سکیں۔

اے علیؑ کے خالق ہماری آنکھوں کو وہ بصیرت عطا فرما کہ عثمان بن حنیف جیسوں کو لکھے گئے علوی دستور العمل پڑھ کر زندگیاں اس کے مطابق ڈھال سکیں۔

اے علیؑ کو ولی بنانے والے اللہ ہمارے اذہان کو وہ طہارت میسر فرما کہ تیرے ولی کے دستورات اس میں سما سکیں اور پھر ان دستورات کو خوشبو کی طرح دوسروں تک پہنچا سکیں۔

اے علیؑ کو عظمتیں بخشنے والے رب علی کی جرأت سے ہمیں اتنی بھیک نصیب فرما دے کہ علیؑ کے عقیدے کی مخالفت کرنے والوں سے ٹکرا سکیں اور صحیح عقائد دنیا والوں کو سکھا سکیں۔

اے علیؑ کو شرف امامت عطا فرمانے والے رب ہم علی سخی کی غلامی کے دعویدار ہیں ہم تیری ذات سے کچھ نہیں مانگتے بس مانگتے ہیں کہ ہمیں معرفت علیؑ عطا فرما دے تا کہ اس راہ سے ہمیں تیرا محبوب محمد مصطفیٰ مل جائے اور ان وسیلوں سے تیری ذات کو پا سکیں۔

خدایا ہمیں بچا اور دور رکھ اس پستی سے کہ علیؑ کو کہنا پڑے ''تم پر افسوس ہے کہ مجھے تم سے کتنی تکلیفیں اٹھانا پڑی ہیں'' (خطبہ ۱۲۳)

پروردگارا! ہمیں محفوظ رکھ اس ذلت سے کہ علی علیہ السلام یوں مخاطب ہوں ''تم امرِ حق میں اپنے امام کے نافرمان ہو''۔ (خطبہ ۲۵)

الٰہی! نہ بنانا ہمیں ان افراد میں سے جن کے لئے علیؑ فرمائیں ''میں نے تمہیں سنانا چاہا مگر تم نے ایک نہ سنی'' (خطبہ ۲۵)

اے علیؑ کو عزتیں بخشنے والے عزیز اللہ ہمیں ویسا بنا جیسے علیؑ چاہتے ہیں اور فرماتے ہیں ''اپنے نبی کی اہلبیت کو دیکھو، ان کی سیرت پر چلو اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرو۔۔۔ اگر وہ کہیں ٹھہریں تو تم بھی ٹھہر جاؤ اور اگر وہ اٹھیں تو تم بھی اُٹھ کھڑے ہو ان سے آگے نہ بڑھ جاؤ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور نہ انہیں چھوڑ کر پیچھے رہ جاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے'' (خطبہ ۹۵)

اے علیؑ کا نام لینے کا شرف بخشنے والے اللہ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق نصیب فرما کہ علیؑ ہم سے راضی ہوں جیسے مالک اشتر سے راضی تھے اور فرماتے تھے ''بلا شبہ جس شخص کو میں نے مصر کا والی بنایا تھا وہ ہمارا خیر خواہ اور دشمنوں کے لئے سخت گیر تھا، خدا اس پر رحمت کرے اس نے زندگی کے دن پورے کر لیے اور موت سے ہمکنار ہو گیا اس حالت میں کہ ہم اس سے رضا مند ہیں، خدا کی رضا مندیاں بھی اسے نصیب ہوں اور اسے پیش از پیش ثواب عطا کرے'' (خط ۳۴)

الٰہی وسیدی ہماری زندگی کا کوئی لحظہ ولائے علیؑ سے خالی نہ ہو اور عمل کا کوئی پہلو سیرت علیؑ سے الگ نہ ہو۔

موت آئے تو محبت علیؑ کی سزا میں اور زندگی گزرے تو پرچارِ پیغام علی مرتضٰی علیہ السلام

ہیں۔

قوم کے باشعور افراد سے ہماری گزارش ہے کہ کلام امام کے یہ جواہرات آپ کی خدمت میں ہدیہ کرر ہے ہیں کوشش کریں انہیں خود پڑھیں، سمجھیں اوران کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں، گھر میں بچوں کے ساتھ بیٹھ کر، محفل میں دوستوں کے ساتھ جمع ہوکر ،مسجدوں امام بارگاہوں میں علماء وخطباء کے پاس جا کر ان کلمات کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔

آخر میں میں اسلامک تھاٹ قم کے تمام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مختلف مراحل میں اسلامک تھاٹ کے کاموں کو آگے بڑھانے میں تعاون فرمایا اور فرمار ہے ہیں۔

جناب حجۃ الاسلام لیاقت علی اعوان صاحب اور جن احباب نے اس کتاب کو مرتب و منظّم کر کے زیورطبع سے آراستہ کیا ہے، کی توفیقات میں خداوند متعال اضافہ فرمائے۔

دعا فرمائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنے اپنے کاموں میں اخلاص عطا فرمائے اور نہج البلاغہ جیسے علمی سرمائے کی حفاظت کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

مقبول حسین علوی

برطانیہ